اعلیٰ حضرت مجددِ دین وملت امامِ اہلسنّت شاہ مولانا احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کے اِرشادات کا مجموعہ

مُسَمّٰی بنامِ تاریخی

اَلمَلفُوظ (مکمل 4 حصے)

۱۳۳۸ھ

معروف بہ

ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

﴿مع تخریج وتسہیل﴾

مؤلّف:

شہزادۂ اعلیٰحضرت تاجدارِ اہلسنّت مفتیٔ اعظم ہند

حضرتِ علامہ مولانا محمد مصطفٰے رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن

پیش کش

مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

ناشِر

مکتبۃُ المدینہ بابُ المدینہ کراچی

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّ حِیۡم ط

نام کتاب: **الملفوظ**

پیش کش: مجلس اَلۡمَدِ یۡنَۃُ الۡعِلۡمِیّۃ

سِنِ طَباعت: 12 جُمادَی الاُخریٰ 1430ھ، بمطابق 5 جون 2009ء

قیمت:

ناشر: **مَکۡتَبَۃُ الۡمَدِیۡنہ** فیضانِ مدینہ محلّہ سوداگران پرانی سبزی منڈی باب المدینہ (کراچی)

E.mail:ilmia26@dawateislami.net
E.mail.maktaba@dawateislami.net

Ph:4921389-90-91 Ext:1268

توکُّل کی تعریف

اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولٰینا شاہ **امام اَحمد رضا خان** علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن فرماتے ہیں: توکُّل ترکِ اسباب کا نام نہیں بلکہ اعتماد علی الاسباب کا ترک ہے۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۲۴ ص۳۷۹) **یعنی** اسباب ہی کی چھوڑ کر دینا توکُّل نہیں ہے توکُّل تو یہ ہے کہ اسباب پر بھروسہ نہ کرے۔

حدیث شریف میں ارشاد فرمایا: جب کسی کا دوسرے پر دَین (یعنی قرض) ہو اور اس کی میعاد گزر جائے تو ہر روز اسی قدر روپیہ کی **خیرات کا ثواب** ملتا ہے جتنا دَین (یعنی قرض) ہے۔ (المسند لامام احمد بن حنبل، مسند عمران بن حسین، الحدیث ۱۹۹۹۷، ج۷، ص ۲۲۴) اِس **ثوابِ عظیم** کے لئے میں نے قرض دیئے ہبہ نہ کئے کہ پندرہ سو روپے روز میں کہاں سے خیرات کرتا۔

حافِظ کتنے اَفراد کی شَفَاعَت کرے گا؟

عرض: حضور حافظ کتنوں کی شفاعت کرے گا سنا گیا ہے کہ اپنے اَعِزَّا (یعنی رشتہ داروں میں) سے دس شخصوں کی؟

ارشاد: ہاں۔ (سنن ابن ماجه، کتاب السنة، باب فی فضل مَن تعلم القران و علمه، الحدیث ۲۱۶، ج۱، ص ۱۴۱) اور اُس کے ماں باپ کو قیامت کے دن ایسا تاج پہنایا جائے گا جس سے مشرق سے مغرب تک روشن ہو جائے اور شہید پچاس شخصوں کی، حاجی ستر کی، اور علما بے گنتی لوگوں کی شفاعت کریں گے۔ حتیٰ کہ عالم کے ساتھ جن لوگوں کو کچھ بھی تعلق ہوگا، اُس کی شفاعت کریں گے۔ کوئی کہے گا: میں نے وُضو کے لئے پانی دیا تھا، کوئی کہے گا: میں نے فُلاں کام کر دیا تھا۔ لوگوں کا حساب ہوتا جائے گا اور وہ جنّت کو بھیجے جائیں گے، علما کا حساب کب کا ہو چکا ہوگا اور وہ روکے جائیں گے۔ عرض کریں گے: الٰہی (عَزَّوَجَلَّ) لوگ جا رہے ہیں ہم کیوں روکے گئے ہیں؟ فرمایا جائے گا: تم آج میرے نزدیک فرشتوں کی مانند ہو شفاعت کرو کہ تمہاری شفاعت سے لوگ بخشے جائیں۔ ہر سُنّی عالم سے فرمایا جائے گا اپنے شاگردوں کی شفاعت کر اگرچہ آسمان کے ستاروں کے برابر ہوں۔

سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نامِ اقدس

عرض: حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نامِ اقدس کیا ہے؟

ارشاد: حضور کے عَلَمِ ذات دو ہیں: کتبِ سابقہ میں **احمد** ہے اور قرآنِ کریم میں **محمد** ہے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) کے اسماءِ صفات (یعنی صفاتی نام) بے گنتی ہیں۔ علامہ احمد خطیب قسطلانی (علیہ رحمۃ اللہ الغنی) نے **پانچ سو** جمع فرمائے۔ (ملخصاً، المواهب اللدنیه، الفصل الاول فی ذکر اسمائه الشریفة ......الخ، ج۱، ص۳۶۶) سیرتِ شامی میں **تین سو** اور اضافہ کئے اور میں نے **چھ سو** اور ملائے۔ **کل چودہ سو** ہوئے اور حضور کے اسما ہر طبقے میں مختلف ہیں اور ہر ہر جنس میں جداگانہ ہیں، دریا میں اور نام ہیں پہاڑوں میں اور۔

عرض: یہ کثرتِ اسماء کثرتِ صفات پر دلالت کرتی ہے؟

ارشاد : ہاں۔

عرض : ہر طبقہ اور ہر جنس میں جدا جدا نام ہونا اس لئے کہ ہر جگہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم) کی ایک خاص تجلی ہے۔ جس جگہ جس صفت کا ظہور ہے اسی کے مناسب نام بھی ہے۔

ارشاد : یہ بھی ہے۔ (اس کے بعد بیان فرمایا) انجیل شریف کی بہت سی آیات ہیں، جو حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم) کے اَوصاف بیان کررہی ہیں، اگرچہ نصاریٰ (یعنی عیسائیوں) نے بہت تحریف کی ہے، اور اپنی چلتی وہ کل آیتیں جو حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم) کے اوصاف میں تھیں، نکال ڈالیں مگر جس امر کو **اللّٰہ** (عَزَّوَجَلَّ) پورا کرنا چاہے اس کو کون ناقص کرسکتا ہے۔ بہت سی آیتیں اب بھی رہ گئیں مگر انہیں سُوجھتی نہیں علٰی ھذا الْقِیَاس (یعنی اسی طرح) تورات و زبور میں۔

کیا اللّٰہ عزوجل اور اُس کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کا عِلم برابر ہے؟

مؤلف : ایک صاحب شاہجہانپور سے حاضرِ خدمت ہوئے انہوں نے عرض کی میں نے سنا ہے اور بعض دیوبندیوں کی کتابوں میں بھی دیکھا ہے کہ حضور سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم شریف کو جناب (یعنی اعلیٰ حضرت قبلہ) **اللّٰہ** تعالیٰ کے علمِ کریم کے برابر فرماتے ہیں مگر چونکہ یہ بات سمجھ میں نہیں آتی، اس لئے میں نے چاہا کہ حضور کا شرفِ ملاقات حاصل کرکے اسے عرض کروں اور جو کچھ حضرت کا اس بارے میں خیال ہو دریافت کروں۔

ارشاد : اس کا فیصلہ قرآنِ عظیم نے فرمادیا:

فَنَجْعَلْ لَّعْنَتَ اللّٰهِ عَلَى الْكٰذِبِيْنَ ○ ترجمۂ کنز الایمان: تو جھوٹوں پر **اللّٰہ** (عَزَّوَجَلَّ) کی لعنت ڈالیں۔

(پ۳، اٰلِ عمران: ۶۱)

جو میرے عقائد ہیں وہ میری کتابوں میں لکھے ہیں۔ وہ کتابیں چَھپ کر شائع ہوچکی ہیں، کہیں اس کا کچھ نام و نشان ہو تو کوئی دکھادے۔ ہم اہلِ سُنّت کا مسئلہ علم غیب میں یہ عقیدہ ہے کہ **اللّٰہ تعالیٰ** نے حضور کو علمِ غیب[1] عنایت فرمایا۔ ربّ عَزَّوَجَلَّ فرماتا

---

[1] : قرآنِ کریم کی بکثرت آیاتِ کریمہ مثل "وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ ؕ وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا" (پ۵، النساء: ۱۱۳) "ترجمۂ کنز الایمان: اور تمہیں سکھادیا جو کچھ تم نہ جانتے تھے اور **اللّٰہ** کا تم پر بڑا فضل ہے۔" اور بہت احادیث شریفہ مثلاً "فَتَجَلّٰی لِیْ کُلُّ شَیْءٍ وَعَرَفْتُ ترجمہ: تو میرے سامنے ہر چیز روشن ہوگئی اور میں نے اسے پہچان لیا۔ (ملتقطاً، جامع ترمذی، کتاب التفسیر، باب من سورة ص، الحدیث ۳۲۴۶، ج۵، ص ۱۶۰) نیز کثیر اَقوالِ ائمہ سے آفتابِ نصف النہار (یعنی آدھے دن کے سورج) کی طرح روشن ہے کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم) کو علمِ غیب عنایت ہوا۔ تفصیل کے لئے "خالص الاعتقاد"، "اَنباء المصطفٰے"، "اَلدَّوْلَةُ الْمَكِّيَّة"، "مَالِئُ الْجَیْب" وغیرہ رسائل شریفہ امامِ اہلسنت مجدد المائۃ الحاضرۃ دامت برکاتہم ملاحظہ ہوں۔ ۱۲ مؤلف غفرلہ